ادار یہ

سماجی علوم کے تحقیق ادارے، پُر شکوہ عمارتیں، معمر عہدے داران: لیکن پُر عزم افرادِ کار کہاں؟

کراچی کی علمی و تہذیبی زندگی میں انجمن ترقیِ اردو پاکستان، اقبال اکیڈمی، بہادر یار جنگ اکادمی، اردو لغت بورڈ، ادارہ یادگارِ غالب، قائد اعظم اکیڈمی، جامعہ کراچی کا ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، وفاقی اردو یونی ورسٹی برائے سائنس، فنون اور ٹیکنالوجی کا ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ جیسے ادبی اور تحقیقی اداروں کا اگرچہ قیام عمل میں آیا لیکن کسی ادارے میں بھی نوجوانوں کو فنِ تحقیق سے وابستہ کرنے اور ان کی تربیت کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات نہ کیے گئے اور اگر کہیں اس ضمن میں کچھ خوش نما دعوے سامنے بھی آئے تو انھیں جانچنے یا پرکھنے کا کوئی تسلی بخش انتظام(scalable progress or framework) نہ رہا۔

اس افسوس ناک صورت حال کا نتیجہ یہ سامنے آتا ہے کہ تحقیق کے نام پر جو ادارے وجود میں آئے تھے وہ نہ صرف افرادِ کار سے محروم ہیں بلکہ کئی کئی برسوں سے ان کی جانب سے کوئی علمی و تحقیقی منصوبہ بھی سامنے نہ آسکا۔ ان اداروں کا بالعموم یہ مسئلہ رہا ہے کہ تحقیق کے تعلق سے ان کے پاس تسلسل سے کوئی اقدامی منصوبہ نہ آیا۔ اگر کوئی منصوبہ رہا بھی تو دو چار کاموں کے بعد بس!

صورت حال یہ ہے کہ ان تحقیقی اداروں میں کہیں کوئی سرکاری افسر مراعات سے محظوظ ہو رہا ہے تو کہیں ان اداروں میں تحقیق کی ابجد سے ناواقف کوئی شخص خود کو وہاں متمکن رکھنے کے لیے بیان بازی کر رہا ہے۔ ان میں کچھ ادارے ایسے بھی ہیں جہاں کوئی خوش بختی سے فن تحقیق کو سمجھنے والا میسر آ بھی گیا ہے تو وہ اپنی عمر کے اس دور میں ہے جس کے بعد ان سے کسی منصوبے کی تکمیل کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ ان معمر سربراہان کا ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ کمپیوٹر یا ٹیکنالوجی کے دیگر ذرائع کو استعمال کرنے سے نابلد ہیں۔ اب یہ تحقیقی ادارے اپنے قیام کا جواز قریباً کھو چکے ہیں۔ یہ ادارے اب پرانی کتابوں کی اشاعت، شش ماہی یا سہ ماہی یا ماہ نامے چھاپنے کے لیے مختص ہیں جن میں تاثرات اور مکاتیب کو تحقیق کے نام پر شائع کیا جاتا ہے یا دوسرے تیسرے درجے کے شاعروں کے کاموں اور ان کی حیات پر مشتمل ایم فل اور پی ایچ ڈی کے غیر معیاری مقالات چھاپ رہے ہیں۔

ترقی پذیر ممالک کے لیے یہ صورت حال نئی نہیں۔ اس صورت حال کے بعد اگر کوئی امید کی کرن موجود ہے تو وہ جامعات کے شعبہ جات ہیں جہاں فنِ تحقیق سے متعلق نو واردان کی عملی تربیت کا جیسا تیسا نظام موجود ہے۔

یہاں بھی نااہلوں کے تقرر، سینئر اساتذہ کی جتھے بازی اور سرد مہری، فرسودہ نصابِ تحقیق، ٹیکنالوجی کے استعمال سے عدم واقفیت، یونی ورسٹی کی انجمنوں کے بے جا عمل دخل نے طالب علموں میں بے دلی اور بے ہنری کو فروغ دیا۔ سرکاری جامعات سے وابستہ توقعات اب پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتیں۔ سرکاری جامعات زور شور سے شش ماہی تحقیقی مجلے شائع کر رہی ہیں جن کے معیار کو تاحال جانچنے کی اشد ضرورت ہے۔ ان تحقیقی مجلات کا کام اب صرف اساتذہ کی ترقیوں کے لیے مطلوبہ مقالات کی تعداد پورا کرنے سے زیادہ کچھ نہیں رہ گیا ہے۔

حالیہ دنوں میں جامعہ کراچی میں موجود ڈاکٹر جمیل جالبی ریسرچ لائبریری کا افتتاح کیا گیا۔ مرحوم و مغفور جمیل جالبی کے ذخیرہ کتب کو ایک پُرشکوہ عمارت میں منتقل کیا گیا ہے جہاں طالب علم اور اسکالر ان کتابوں سے استفادہ کریں گے۔ یہ لائبریری ہی نہیں بلکہ تحقیق کو فروغ دینا بھی اس کے قیام کا ایک اہم مقصد ہے۔ تقریبِ افتتاح میں معمر افراد کی شرکت ،ان کے خطبات اور نوجوانوں کی عدم شرکت اس ریسرچ لائبریری سے متعلق بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی ہے۔ خاکم بدہن، کہیں یہ ریسرچ لائبریری بھی لیاقت میموریل لائبریری یا شرف آباد بیدل لائبریری جیسی نری لائبریری ہو کر نہ رہ جائے۔ ایسے اداروں سے وابستہ افراد کو کسی بھی موضوع پر سوچنے سے پہلے اس جانب توجہ لازمی دینا چاہیے کہ ان اداروں میں نوجوانوں کے لیے کس طرح کشش پیدا کی جائے۔

اس سے قطع نظر ادارہ معارف اسلامی کراچی میں نوجوان میڈیکل ڈاکٹرز اور انجینئرز کو فنِ تحقیق کی عملی تربیت فراہم کرنے کا نہ صرف منصوبہ ترتیب دیا گیا ہے بلکہ انھیں پہلے مرحلے میں سماجی حرکیات کی درست تفہیم کی سمت میں تحقیق کے منصوبے بھی باہمی رضامندی سے فراہم کیے گئے ہیں۔ تحریک اسلامی سے وابستہ افراد جب نوجوانوں کو تحقیق کی عملی تربیت دینے سے متعلق فکر مند ہیں تو وہ ادارے جن کا تعلق ادبیات یا سماجی علوم سے ہے انھیں اس بارے میں زیادہ سنجیدگی سے غور و فکر کرنا چاہیے اور ان کی جانب سے اقدامات بھی سامنے آنے چاہییں۔

تحقیق سے متعلق نوجوانوں کی عدم دل چسپی جیسے دل گیر مسئلے کو حل کرنے یا انھیں تحقیق کی جانب لانے کے لیے کچھ معروضات یہ ہیں:

- ایسے تحقیقی منصوبے تشکیل دیے جائیں جن میں ان عوامل اور محرکات کا پتا چلایا جائے جو نوجوانوں میں تحقیق سے متعلق عدم دل چسپی کا باعث ہیں؛
- تحقیقی اداروں میں تسلسل سے ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے اور ان کے لیے نوجوانوں کی شرکت کے بارے میں غور و فکر کیا جائے؛ تحقیق میں ٹیکنالوجی کا استعمال روز افزوں ہے جو اب معمر افراد سے بعید نظر آتا ہے؛
- تحقیق کے تعلق سے ایسے منصوبے خصوصی طور پر ترتیب دیے جائیں جن میں صرف اور صرف نوجوان شرکت کریں؛ اور
- نجی ادارے یعنی انسٹی ٹیوٹ اوف بزنس ایڈمنسٹریشن اور لاہور یونی ورسٹی اوف مینجمنٹ سائنسز کے اشتراک سے نوجوانوں کی نہ صرف تربیت کی جائے بلکہ معمر افراد کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

مدیران